انتقال خون میں مرد عورت کی تمیز

س: براہ راست کسی کتاب سے تو نہیں پڑھا اور نہ کسی مستند عالم سے سنا ہے لیکن ہمارے ہاں عمومی طور پر یہ بات مشہور ہے کہ فقہ حنفی کی رو سے کسی عورت کو کسی غیر محرم مرد کا جوٹھا کھانا پینا وغیرہ استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ اگر یہ صحیح ہے تو پھر انتقال خون کے سلسلے میں آپ کیا فرماتے ہیں جب کہ یہاں غیر محرم مردوں کا خون عورتوں کو منتقل کیا جاتا ہے بلکہ اس سلسلے میں کوئی ایسا انتظام ہی نہیں کہ بلڈ بنک سے معلوم ہو سکے کہ موجود خون مرد کا ہے یا عورت کا۔ فرمائیں کیا کیا جانا چاہیے؟

ج: کسی کا جوٹھا استعمال کرنا طبیعت میں دوسرے کی طرف میلان اور جذبات میں خرابی پیدا کر سکتا ہے۔ انتقال خون میں ایسا نہیں ہے۔ انتقال خون میں تو ایک مریض کے جسم میں ایک دوسرے آدمی کے خون کو بطور دوا داخل کیا جاتا ہے۔ جس میں لذت یا جذبات کے میلان کا کوئی پہلو نہیں ہوتا۔ دوسری بات یہ ہے کہ خون تو ایک اضطراری حالت میں منتقل کیا جاتا ہے۔ جوٹھا کھانا کے استعمال کے لیے بھی اضطراری حالت پیدا ہو جائے تو اس کی بھی اجازت دے دی جائے گی۔ نیز غیر محرم مرد کے جوٹھے کا استعمال ناجائز نہیں ہے بلکہ اسلامی تہذیب اور آداب کے ساتھ مناسبت نہیں رکھتا' اس لیے خلاف اولیٰ ہے' ناجائز نہیں ہے۔ (ع - م)

زیر تصرف تحریکی امانتیں

س: جماعت اسلامی میں جو امانتیں ہمارے زعما اور قائدین کے سپرد کی جاتی ہیں مثلاً ٹرانسپورٹ میں موٹر سائیکل' کار وغیرہ اور ٹیلی فون کی سہولت جو کہ تقریباً ہر دفتر میں موجود ہے' اس کے استعمال کا کیا طریق کار ہے؟ آیا ٹرانسپورٹ اور ٹیلی فون وغیرہ کچھ حد تک اپنے ذاتی استعمال میں بھی لایا جا سکتا ہے یا مکمل اجازت ہے یا بالکل اجازت نہیں۔ کیا حدود مقرر ہیں؟ میرا دل بے چین ہے اور میں آپ سے اطمینان قلب کے لیے استفسار کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس حوالے سے مرکزی مجلس شوریٰ نے بھی کوئی پالیسی اپنائی ہے یا یہ معاملہ کسی اہمیت کا حامل نہیں ہے؟ اگر اس معاملے میں مرکزی شوریٰ کا کوئی سرکلر وغیرہ موجود ہو تو وہ آپ مجھے ارسال فرمائیں یا خود ہی مجھے جماعت کے فیصلے سے آگاہ فرمائیں تو ممنون ہوں گا۔

ج: جماعت اسلامی جیسی تنظیم، یا کسی پبلک ادارے، یا ریاست کی جو امانتیں ذمہ دار، عہدے داروں اور کارکنوں کے سپرد کی جاتی ہیں، ان کے بارے میں کوئی ایسی پالیسی یا فارمولا بنانا ممکن نہیں۔ میرے علم میں مرکزی مجلس شوریٰ کا کوئی فیصلہ یا سرکلر نہیں۔ اس لیے نہیں کہ یہ معاملہ کسی اہمیت کا حامل نہیں بلکہ اس لیے کہ یہ معاملہ اتنی اہمیت کا حامل ہے کہ یہ یقینی ہے کہ اس بارے میں عمومی پالیسی سے ہر شخص کو واقف ہونا چاہیے۔ خصوصاً ان اشخاص کو جو خلفاے راشدین کی زندگی کے واقعات سن سن کر تربیت پاتے ہیں۔

امانت کو اپنے ذاتی استعمال میں لانا ظاہر ہے کہ جائز نہیں۔ اور یہ عمومی اصول مشہور و معروف ہے۔

لیکن اس کے عملی انطباق کی صورتیں اتنی مختلف اور متنوع ہوتی ہیں کہ ان کو کسی ایک فیصلے یا سرکلر میں نہیں سمیٹا جا سکتا۔ اس کا فیصلہ حالات کے لحاظ سے بھی ہو گا، اور بعض صورتوں میں شخص کے ضمیر پر بھی چھوڑا جائے گا۔ ہر ایک کے لیے ایک قسم کی حدود نہیں بنائی جا سکتیں۔

پبلک مال، مال یتیم کی مانند ہے۔ اس بارے میں قرآن مجید نے بھی عمومی اصول ہی بیان کیا ہے کہ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ (النساء ۴:۶)، یعنی جو غنی ہے وہ نہ لے، جو نادار ہے وہ معروف کے مطابق کھا لے۔ غنی کی کیا تعریف ہے؟ وہ کہاں تک اپنے کو بچائے اور نہ لے؟ فقیر کون ہے؟ وہ کتنا کھائے؟ ظاہر ہے کہ یہ تفصیلات کوئی قانون فراہم نہیں کر سکتا۔

اگر کوئی جز وقتی ملازم ہے، مثلاً ۹ سے ۴ تک کا، ظاہر ہے کہ اس کو اپنی تنخواہ اور طے شدہ سہولتوں سے زیادہ کا حق نہیں۔ اگر ہنگامی حالت ہو تو وہ استعمال کر سکتا ہے، فون بھی، گاڑی بھی۔ اگر قیمت ادا کر سکتا ہے تو کرنا ضروری ہے۔ اگر اتنا نادار ہے، تنخواہ اتنی کم ہے کہ نہیں دے سکتا، تو ادارے کا فرض ہے کہ نہ لے۔

جو ہمہ وقتی کارکن ہے، ملازم نہیں۔ بازار کے مطابق تنخواہ نہیں لیتا، بلکہ صرف زرِ کفالت وصول کرتا ہے، ظاہر ہے کہ جماعت کو اس کو ذاتی ضروریات کے لیے استعمال کی اجازت دینا چاہیے۔ وہ اگر پیدل بازار سے سودا لینے جائے گا، تو بہت وقت لگے گا۔ جماعت کے کام کا ہی نقصان ہو گا۔ خود جانے کے بجائے فون استعمال کرے گا، یا معاون کو بازار بھیج دے گا، تو جماعت ہی کا بھلا ہو گا۔

ضروری ہے کہ ہر معاملہ شفاف ہو۔ جماعت شروع میں واضح کر دے کہ کیا اور کتنے استعمال کی اجازت ہے۔ یہ سب پر واضح ہو۔ ممکن ہو تو تحریر میں آ جائے۔ اس سے استعمال کرنے والے کا ضمیر بھی پاکیزہ رہے گا، اپنے آپ کو مجرم محسوس نہ کرے گا یا بے حس نہ ہو جائے گا۔ دوسرے بھی بدگمانی اور تہمت سے بچ جائیں گے۔ خصوصی ضروریات اٹھیں تو بھی جو کچھ ہو وہ معروف، معلوم اور اجازت سے ہو۔ جماعت کو بھی کھلے دل کے ساتھ معاملہ کرنا چاہیے۔ استعمال کنندہ کو بھی کم سے کم استعمال کرنا چاہیے۔ اس طرح ایک معقول، خوش گوار اور منصفانہ معاملہ ہو سکتا ہے۔

جو ہمہ وقتی کارکن نہ ہو' لیکن جماعت کا کارکن ہو' اس کی بھی ناگزیر ضروریات کے لیے جماعت کو اجازت دینا چاہیے۔ اور وہ خود اگر اس کی قیمت ادا کر سکتا ہو تو کر دینی چاہیے۔ میں کبھی ہمہ وقتی کارکن نہ رہا۔ اچھے عہدے اور اچھی تنخواہ پر ملازم تھا۔ اپنی موٹر' اپنا سفر خرچ' اپنی ہر چیز جماعت کے لیے تھی۔ دن بھر اپنی ملازمت کر کے جماعت کے دفتر جاتا تھا۔ دفتر کا معاون میرا سودا سلف لا دیتا' خود جاتا تو جماعت کے کام کا ہرج تھا۔ اس کی اجازت بھی میں نے شوریٰ سے لی تھی۔ اب میں جہاں جہاں حساب کر کے ادا کر سکتا ہوں وہ کر دیتا ہوں۔ کچھ رقم علی الحساب بیت المال میں جمع کرا دیتا ہوں کہ فون' اسٹیشنری' ڈاک میں جو ذاتی خرچ ہو اس میں ادا ہو جائے۔ اپنی اعانت میں بھی یہ نیت کر لیتا ہوں کہ پہلے جماعت کا حق ادا ہو۔ لیکن یہ ہر ایک کے لیے ضروری نہیں۔ جو afford نہ کر سکتا ہو' وہ ذاتی استعمال کرے۔ کم سے کم کرے' ناگزیر ضروریات کے لیے کرے اور اجازت لے لے۔ (خرم مراد' جون ۱۹۹۴)

رمضان کے لیے منشورات کی تازہ ترین پیش کش

☆ **شب بیداری** : ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی

قیمت : 3.50 روپے فی سیکڑہ : -/250 روپے

☆ **شب قدر کی عظمت** : خرم مرادؒ کا سورہ القدر کا درس

قیمت 3.50 روپے' فی سیکڑہ -/250 روپے

☆ **اللہ کا ذکر** : مولانا گوہر رحمن۔ ذکر الٰہی پر اسلام آباد اجتماع کا خطاب

قیمت 3.50 روپے فی سیکڑہ -/250 روپے

اس سال کی خصوصی پیشکش : **روزہ اور رمضان** اکابر عظام کی نگارشات کا گلدستہ

انتخاب : خرم مراد قیمت : 15 روپے' 1000 روپے سیکڑہ

☆☆☆

مطالعہ' ہدیہ و تقسیم کے لیے بہترین

رمضان کیسے گزاریں' خرم مرادؒ 400 روپے سیکڑہ

لاہور : منشورات : منصورہ' ملتان روڈ' لاہور - 54570 فون : 5425356

کراچی : ڈیسنٹ بک پوائنٹ' اے 57' بلاک 5' گلشن اقبال' فون : 4967661

اسلام آباد: بک ٹریڈرز' نصر چیمبرز' بلاک 19' مرکز F-7' فون : 823094